بسم اللہ الرحمن الرحیم

# کبھی کبھی شراب پینے والے سے شادی کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

میں جس سے شادی کرنا چاہتی ہوں وہ مسلمان ہے، مگر کبھی کبھی شراب پیتا ہے، کیا میں اس سے شادی کر سکتی ہوں؟

## جواب

شراب پینا ناجائز و حرام ہے خواہ کبھی کبھار ہو، نیز کبھی کبھی شراب پینے والا شخص بھی رفتہ رفتہ اس کا عادی بن جاتا ہے۔ دوسری طرف شادی صرف ایک جسمانی، یا وقتی تعلق کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مقدس اور بابرکت رشتہ ہے. جس میں مرد و عورت ایک دوسرے کی زندگی کو بہتر بنانے میں مددگار ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے سکون، محبت اور سہارا بنتے ہیں۔ شادی کے ذریعے نسلِ انسانی کا سلسلہ بھی آگے بڑھتا ہے اور اولاد پیدا ہوتی ہے جو انسان کے لیے دنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک اور آخرت میں نیک اعمال کا ذریعہ بن سکتی ہے اور یہ سب کچھ اولاد کی صحیح تربیت سے ممکن ہوتا ہے اور اولاد کی تربیت میں والدین کا کردار، گھر کا دینی، اخلاقی ماحول اور پُرسکون ہونا سب سے اہم ہوتا ہے۔ شراب پینے والے شخص کے ساتھ شادی کرنے میں نکاح کے اصل مقاصد پورے ہونے میں سخت رکاوٹیں آتی ہیں، کیونکہ شراب نوشی کی نحوست سے میاں بیوی کے تعلقات میں تلخیاں پیدا ہوتی، آپس میں جھگڑے ہوتے بلکہ کئی مرتبہ عورتیں شرابی شوہروں کے ظلم و زیادتی اور بدسلوکی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس کے منفی اثرات صرف میاں بیوی تک محدود نہیں رہتے بلکہ اولاد کی تربیت، ذہنی نشوونما اور کردار سازی بھی شدید متاثر ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسے بچے چھوٹی عمر سے ہی نشے، بری صحبتوں اور دیگر بری عادات کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں تو شراب نوشی گھروں کی مکمل تباہی، مالی بربادی، خاندانی ٹوٹ پھوٹ اور بچوں کی محرومی و بے سہارا زندگی کا سبب بن جاتی ہے۔

الغرض **ایک شرابی شخص کی وجہ سے** پورا خاندان بے سکونی، اضطراب اور تباہی کے اثرات سے دوچار ہو سکتا ہے۔ سب سے بدتر نقصان یہ ہے کہ بعض اوقات ایسا شخص شراب کے نشے میں بیوی کو طلاق کے الفاظ کہہ دیتا ہے. جس سے بعض صورتوں میں اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے مگر اس کے باوجود وہ ایک ساتھ زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں، جبکہ اس صورت میں عورت کا مرد کے ساتھ بیوی کے طور پر رہنا بدکاری ہے۔ العیاذ باللہ!

**دینِ اسلام نے شادی کے معاملے میں بھی ہماری رہنمائی فرمائی ہے** اور مرد و عورت میں سے ہر ایک کو نیک، دیندار اور اچھے اخلاق والے شریک حیات کے ساتھ شادی کی ترغیب دی ہے۔ مرد اگر نیک ہو تو نہ صرف بیوی کے حقوق کو بہتر انداز میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ گھر کے ماحول کو بھی محبت، سکون اور خیر و برکت کا گہوارہ بناتا ہے۔ ایک حقیقی دیندار شوہر ملنا اللہ عزوجل کی بڑی

نعمت ہے کیونکہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوتا ہے، اس لیے وہ اپنی بیوی کے ساتھ محبت و حسنِ سلوک سے پیش آتا ہے اور اس کے تمام حقوق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح نیک باپ اپنی اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت پر بھی توجہ دیتا ہے، انہیں اچھی صحبت، پاکیزہ ماحول اور نیک عادات فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس کے نتیجے میں شادی کے اصل مقاصد بخوبی پورے ہوتے ہیں اور میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے حقیقی معنوں میں سکون اور سہارا بن جاتے ہیں۔ **لہٰذا نشے میں مبتلا شخص سے شادی کے بجائے کسی نیک پرہیزگار شخص سے شادی کی جائے، اسی میں دنیا کا بھی فائدہ اور آخرت کی بھی بھلائی ہے۔**

یہ تمام تر گفتگو تو ایسے شخص کے ساتھ شادی کے مقاصد میں خلل ڈالنے کے اعتبار سے تھی۔ اگر شرعی اعتبار سے شراب پینے والے کے ساتھ نکاح کے معاملے کو دیکھا جائے، تو نکاح کی شرائط پائی جائیں تو بہر حال نکاح ہو جاتا ہے۔

**شراب کی حرمت سے متعلق** ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(90)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔" (پارہ 6، سورۃ المائدۃ: 90)

**احادیث میں شراب پینے کی انتہائی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں،** چنانچہ ترمذی کی حدیثِ پاک میں ہے: "عن أنس بن مالك قال: "لعن رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم في الخمر عشرة: عاصرها، و معتصرها، و شاربها، و حاملها، و المحمولة إليه، و ساقيها، و بائعها، و آكل ثمنها، و المشتري لها، و المشتراة له" ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی: (1) شراب بنانے والے پر۔ (2) شراب بنوانے والے پر۔ (3) شراب پینے والے پر۔ (4) شراب اٹھانے والے پر۔ (5) جس کے پاس شراب اٹھا کر لائی گئی اس پر۔ (6) شراب پلانے والے پر۔ (7) شراب بیچنے والے پر۔ (8) شراب کی قیمت کھانے والے پر۔ (9) شراب خریدنے والے پر۔ (10) اور اس پر جس کے لیے شراب خریدی گئی۔ (سنن الترمذی، جلد2، صفحہ 582، رقم الحدیث 1295، دار الغرب الاِسلامی، بیروت)

**دین دار لڑکے سے نکاح کے بارے میں سنن ابن ماجہ کی حدیث میں ہے:** "عن أبي هريرة، قال: قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم: "إذا أتاكم من ترضون خلقه و دينه فزوجوه، إلا تفعلوه تكن فتنة في الأرض و فساد عريض" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو، اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد پھیل جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ، جلد3، صفحہ 141، رقم الحدیث: 1967، دار الرسالۃ العالمیۃ)

**دین دار عورت سے نکاح کے بارے میں** صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک ہے: "عن أبي هريرة رضي اللہ عنه، عن النبي صلى اللہ عليه وسلم قال: "تنكح المرأة لأربع: لمالها، و لحسبها، و جمالها، و لدينها، فاظفر بذات الدين تربت يداك" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے

کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال کی وجہ سے، اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تم دیندار عورت کو حاصل کرو۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں (اگر تم اس فرمان پر عمل نہ کرو)۔ (صحیح البخاری، جلد 7، صفحہ 20، رقم الحدیث: 5080، دار التاصیل، قاھرۃ)

اس حدیث کی شرح میں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ "مرقاۃ المفاتیح" میں فرماتے ہیں: "قيل: معناه صرت محروما من الخير إن لم تفعل ما أمرتك به، وتعديت ذات الدين إلى ذات الجمال وغيرها، وأراد بالدين الإسلام والتقوى، وهذا يدل على مراعاة الكفاءة، وأن الدين أولى ما اعتبر فيها" ترجمہ: (تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں) کہا گیا ہے: اس کا معنی یہ ہے کہ اگر تم نے وہ کام نہ کیا جس کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اور دیندار عورت کو چھوڑ کر خوبصورت یا دوسری (غیر دینی) صفات والی عورت کو اختیار کیا تو تم خیر و بھلائی سے محروم ہو جاؤ گے۔ اور یہاں "دین" سے مراد اسلام اور تقویٰ ہے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نکاح میں کفو (برابری) کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اور اس میں سب سے زیادہ قابلِ اعتبار چیز دین داری ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 5، صفحہ 2043، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 03 ذو الحجۃ الحرام 1447ھ/20 مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net